REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۶/۱۱ | یکم ماہ شہادت ۱۳۳۶ ھش | یکم اپریل ۱۹۵۷ء | نمبر ۷۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
لاہور سے ربوہ تشریف لے آئے

ربوہ یکم اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل شام لاہور سے موٹر کار میں بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل کے سفر کی وجہ سے طبیعت کچھ ناساز ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

آئزن ہاور منصوبے کے تحت پاکستان کو اور زیادہ اقتصادی اور فوجی امداد دی جائیگی

صدرِ امریکہ کے خاص ایلچی اور پاکستانی لیڈروں کی بات چیت کے بعد مشترکہ اعلان

کراچی یکم اپریل۔ آئزن ہاور منصوبے کے تحت پاکستان کو اور زیادہ اقتصادی اور فوجی امداد دی جائے گی۔ اس امر کا اعلان ایک مشترکہ اعلان میں کیا گیا ہے۔ جو کل رات کراچی اور واشنگٹن سے ایک ساتھ جاری ہوا ہے۔ اس سے پہلے صدر آئزن ہاور کے خاص ایلچی مسٹر جیمز رچرڈز اور حکومت پاکستان کے نمائندوں کے درمیان اس مسئلہ پر طویل بات چیت ہو چکی ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ صدر آئزن ہاور کے خاص ایلچی مسٹر رچرڈز پاکستان کو بعض اقتصادی و فوجی منصوبوں میں مشرق وسطیٰ کے متعلق صدر آئزن ہاور کے منصوبہ کے تحت امداد دینے پر متفق ہیں۔ اعلان کے مطابق امریکہ پاکستان میں کیمیاوی کھاد کے کارخانے قائم کرنے کے لئے سرمایہ دے گا۔ اور وہ علاقائی نوعیت کے بعض منصوبوں جن پر معاہدہ بغداد کی علاقائی کمیٹی پہلے ہی غور کر رہی ہے۔ یہ سرمایہ لگانے کے لئے تیار ہے۔

اعلان میں کہا گیا ہے کہ امریکہ مشرق وسطیٰ کے ممالک کو مضبوط و مستحکم بنانے کا عزم کر چکا ہے۔ تاکہ وہ اپنی آزادی اور علاقائی سالمیت کی حفاظت کر سکیں۔

اعلان میں کہا گیا ہے کہ مسٹر رچرڈز جو کہ مشرق وسطیٰ کے ممالک کا دورہ کر رہے ہیں حکومت پاکستان کی دعوت پر صدر آئزن ہاور کے منصوبہ کی وضاحت کے لئے کراچی آئے تھے پاکستان کی طرف سے صدر سکندر مرزا وزیر اعظم حسین شہید سہروردی اور وزیر خزانہ سید امجد علی نے مسٹر رچرڈز سے بات چیت کی۔

— لاہور یکم اپریل۔ وزیر خارجہ جناب ملک فیروز خان نون نے کہا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ طے کرنے کے بارے میں اقوام متحدہ کے نمائندے مسٹر یارنگ نے کوئی تجویز پیش نہیں کی ہے۔

وزیر اعظم نے لاہور میں مغربی پاکستان کے سیاسی لیڈروں سے بات چیت شروع کر دی

لاہور یکم اپریل۔ وزیر اعظم جناب حسین شہید سہروردی نے جو آجکل لاہور آئے ہوئے ہیں مغربی پاکستان اسمبلی کے تعطل اور اس سے پیدا شدہ صورت حال کے بارے میں مغربی پاکستان کے سیاسی لیڈروں سے بات چیت شروع کر دی ہے۔ کل آپ مسلم لیگی لیڈر جناب ممتاز محمد خاں دولتانہ سے ملے۔ علاوہ ازیں آپ نے صوبائی گورنر جناب مشتاق احمد گرمانی سے بھی بات چیت کی۔ آپ آج بعض اور سیاسی لیڈروں سے بھی بات چیت کریں گے۔ اور کل کراچی روانہ ہو جائیں گے۔

کل شام میاں ممتاز محمد دولتانہ نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ میں نے وزیر اعظم کے سامنے مخالف پارٹی کا نقطۂ نظر رکھ دیا ہے۔ انہوں نے کہا مخالف پارٹی کوئی ایسا حل قبول نہیں کرے گی جس کا مقصد یہ ہو کہ ری پبلکن پارٹی کو شکست سے بچا لیا جائے۔ ادھر ری پبلکن پارٹی کے راہنما جناب ڈاکٹر خان صاحب نے کہا ہے کہ اول تو صوبائی اسمبلی کو توڑ دیا جائے۔ اور اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو۔ تو پھر ان کی وزارت بحال کی جائے۔ انہوں نے کل کراچی سے لاہور پہنچنے پر اس بات کو غلط قرار دیا کہ اسمبلی میں ری پبلکن پارٹی کو اکثریت حاصل نہیں رہی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ انہیں اب بھی اسمبلی کی اکثریت کا پورا اعتماد حاصل ہے۔

نہر سویز کے متعلق مختصر مدت کی تجویز

واشنگٹن یکم اپریل۔ امریکہ نے مصر کو اطلاع دی ہے کہ مغربی طاقتوں نے سویز کے بارے میں مختصر مدت کی جو تجویز پیش کی ہے امریکہ اس کی حمایت کر رہا ہے گا۔ صدر ناصر کے چیکردہ منصوبے کے متعلق کل امریکی سفیر مقیم قاہرہ نے مصر کے وزیر خارجہ جناب محمود فوزی کو [illegible]

— قاہرہ یکم اپریل۔ عرب لیگ کونسل نے عراق وفد کے سربراہ کے حوالہ سے بتایا ہے کہ حکومت عراق نے کرکوک سے اسکندرون ترکیہ تک پائپ لائن کی [illegible]

ربوہ میں لائل پور، سرگودھا اور جھنگ کے صحافیانِ کرام کا اجتماع

صحافت سے متعلق مشترک امور پر تبادلۂ خیالات۔ تینوں اضلاع کی علاقائی صحافتی تنظیم قائم کرنیکا فیصلہ

ربوہ یکم اپریل۔ مورخہ ۳۱ مارچ کو احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ربوہ میں لائل پور، سرگودھا اور جھنگ کے صحافیان کرام کا وسیع پیمانے پر ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں ان تینوں ہمسایہ ضلعوں کے مدیران اخبارات، نامہ نگار صاحبان اور کارکن صحافیوں نے شرکت فرمائی۔ اس اجلاس میں خالص صحافتی امور پر تبادلۂ خیالات کر کے اخبارات کے حقوق اور ذمہ داریوں کے متعلق متفقہ طور پر بعض اہم قرار دادیں منظور کی گئیں۔ ایک قرارداد کے ذریعہ فیصلہ کیا گیا کہ "ریجنل پریس ایسوسی ایشن" کے نام سے ان تینوں اضلاع کی ایک صحافتی علاقائی تنظیم قائم کی جائے۔ علاوہ ازیں ایسوسی ایشن کے اغراض و مقاصد اور قواعد و ضوابط مرتب کرنے کے لئے ایک کنوینگ کمیٹی بھی منتخب کی گئی۔ نیز قرار پایا کہ اس تنظیم کا آئندہ اجلاس لائل پور میں منعقد ہو۔

اس اجلاس میں جو مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب ایڈیٹر ماہنامہ "الفرقان" کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ باہمی تعارف اور استقبالیہ ایڈریس کے بعد مشترک صحافتی امور کے متعلق تبادلۂ خیالات کا آغاز ہوا جس میں جناب خلیق قریشی صاحب [illegible]

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ اپریل ۱۹۵۷ء

مغالطہ انگیزیاں

ہمیں ہرگز یہ خیال نہیں تھا۔ کہ سامانوی صاحب اب خاموش ہو جائیں گے۔ چنانچہ یہی ہوا ہے انہوں نے پیغام صلح میں اپنے مغالطہ انگیز مسخرہ پن کی مشق جاری رکھی ہے۔ وہی طرزِ گفتگو جو حق کے مخالفین کی سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے چلی آتی ہے۔ آپ کے لفظ لفظ سے ہویدا ہے۔ آپ خاموش ہو جاتے۔ یہ کس طرح ہو سکتا تھا۔ جبکہ قیامت تک اللہ تعالےٰ نے مہلت دے رکھی ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

"قال فانک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم ....

البتہ ان عبادی لیس لک علیھم سلطان الا من اتبعک من الغاوین۔

سامانوی صاحب کے طرزِ گفتگو کا نمونہ ملاحظہ فرمائیے۔

"ایسی صورت میں کوئی لب کشائی کی جرأت کس طرح کر سکتا ہے۔ اللہ میاں چارج دے بیٹھے۔ ان کے ہاتھ میں رہا کچھ نہ دے کر ایک لاڈلے میاں اس کو ملے تھے۔ اس کو ناراض کرنے کی جرأت وہ کس طرح کر سکتا تھا۔ ایک چپ سادھ کر ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کا مصداق ہو گئے۔ ادھر لاڈلے میاں نے بھی دیکھا۔ کہ اندھیر میں اندھیر نہ مچانا عقلمندی نہیں۔ اس سے بڑھ کر کونسا موقعہ ہوگا۔ جو چاہو اودھم مچا لو۔ پوچھنے والا ہے نہیں۔ اس لئے جس طرح چاہا۔ خدائی قانون پر ہاتھ صاف کیا۔"

یہ بتانے کی ضرورت نہیں۔ کہ ایسا اندازِ کلام کن کا ہوتا ہے۔ جس شخص نے بھی قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے۔ یا اہل اللہ کے مخالفین کے حالات پڑھے ہیں۔ وہ فوراً پہچان لیتے ہیں۔ آپ یہ تمام بے معنی مسخرہ پن اس لئے کر رہے ہیں۔ جیسا کہ اپنی شیطانی بولی میں آپ لکھتے ہیں:۔

"اختیارات حاصل ہونے سے پہلے تو یہی اعلان تھا۔ کہ مصلح موعود کسی آئندہ نسل میں آئے گا۔ کیونکہ بیٹے سے مراد کوئی آئندہ نسل کا آدمی ہوتا ہے۔ مگر چارج لینے کے بعد یہ قانون منسوخ ہو گیا۔ اور سینکڑوں سال بعد آنے کی بجائے ساڑھے پانچ سال بعد ہی تشریف لے آئے۔ اور روحانی کے بجائے صلبی بیٹے ہی مصلح موعود بن گئے۔"

یعنی آپ کو دکھ یہ ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صلبی بیٹا کیوں مصلح موعود بن گیا۔ کیونکہ آپ کی دانست میں تو مسیح موعود علیہ السلام کی تمام صلبی اولاد لازمی طور پر روحانیت سے کلّی طور پر مبرّا ہونی چاہیئے تھی۔ کبھی نیک لوگوں کی اولاد بھی دنیا میں نیک ہوئی ہے۔ چونکہ حضرت نوح علیہ السلام کا ایک بیٹا جو دراصل کچھ لگ تھا۔ گمراہ ہو گیا تھا۔ اس لئے لازماً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام اولاد گمراہ ہونی چاہیئے۔ اور ان میں قطعاً آپ کا روحانی بیٹا ہونے کی صلاحیت نہیں ہونی چاہیئے۔ خواہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی صلبی اولاد کے متعلق دعائیں کی ہوں۔ اور یہ بھی اعلان فرمایا ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعائیں قبول فرمائی ہیں۔ اور ان کے متعلق بشارتیں دی ہیں۔ کہ وہ نیک ہوں گے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مخالفین سے خطاب کر کے فرمایا ہے۔ کہ تم مجھ پر کوئی اعتراض ایسا نہیں کر سکو گے۔ جس کی زد پہلے انبیاءؑ پر جا کر نہ پڑتی ہو۔ یہ ایک ایسا نکتہ تھا۔ کہ اگر اسکو مخالفین سمجھ لیتے۔ تو ہمیشہ کے لئے خاموش ہو جاتے۔ مگر انہیں سمجھنے سے مطلب ہی نہیں تھا۔ چنانچہ وہ ایسے اعتراضات کرتے ہی چلے گئے۔ اور کرتے ہی چلے جاتے ہیں۔ اور جب ہم وہی باتیں اولین میں دکھلاتے ہیں۔ تو شور مچا دیتے ہیں۔ کہ دیکھو توہین کی گئی ہے۔

اگر سامانوی صاحب پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کا ذرا بھی اثر ہوتا۔ اور انہوں نے کبھی اس نکتہ پر غور کیا ہوتا۔ تو یقیناً وہ اس مسخرہ پن سے باز آ جاتے۔ لیکن شاید آپ اس بات پر مامور ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتوں کی تغلیط کی جائے۔ اور مخالفین احمدیت کے محاذ کو مضبوط کیا جائے۔ اور یہ ثابت کیا جائے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بشری اجتہاد اور اللہ تعالیٰ کے حکم میں جو فرق کر کے بتایا ہے۔ وہ صحیح نہیں۔

ہم نے اس بات کی وضاحت گذشتہ مضامین میں کر دی ہے۔ . . . . کہ بشری اندازوں اور اللہ تعالےٰ کے حکم میں جو فرق ہوتا ہے۔ اس کی بناء پر کسی اہل اللہ پر تضاد بیانی کا الزام لگانا پرلے درجہ کی نادانی ہے۔ اور ہم نے اس بات کی بھی وضاحت کر دی ہے۔ کہ بعض احمدی علمائے کرام جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے کارناموں کی وجہ سے آپ کی ذات میں "مصلح موعود" کے بیان کردہ نشانات دیکھتے تھے۔ تو ان کا یہ حق تھا۔ کہ وہ اپنی رائے ظاہر کریں۔ اور جب ان کی طرف آپ کی توجہ دلائی جاتی۔ تو خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی انکار نہیں کرتے تھے۔ اور نہ آپ اپنی طرف سے تائید کرتے تھے اس لئے کہ آپ الٰہی اشارہ کے منتظر تھے۔ اور یہ امر آپ کے کمال احتیاط پر دال ہے۔ اگر آپ کو مصلح موعود بننے کا شوق ہوتا۔ جیسا کہ سامانوی صاحب کا خیال ہے۔ تو آپ کو پہلے ہی روز کھلم کھلا دعویٰ کر دینے سے کیا چیز روک سکتی تھی۔

آپ کو مصلح موعود بننے کا ہرگز شوق نہیں تھا۔ یہ امر اس بات سے بھی ظاہر ہے۔ کہ آپ نے جیسا کہ آپ کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے۔ اس پیشگوئی پر سنجیدگی سے شروع میں غور بھی نہیں کیا تھا۔ اور آپ کا یہ فرمانا کہ آپ کو خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی زندگی میں اس کا علم نہیں تھا۔ اور بعد میں ہوا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ یہ پیشگوئی سرسری طور پر بھی آپ کی نظر سے نہیں گذری تھی۔ بلکہ جیسا کہ ۱۹۰۸ء میں آپ نے رسالہ "صادقوں کی روشنی" میں فرمایا ہے۔ آپ نے اس کو صرف "پانچویں" بیٹے کی وضاحت کے نقطۂ نظر سے سرسری طور پر دیکھا تھا۔ اور صرف اس نقطۂ نظر سے دیکھنے سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ آپ نے اس پیشگوئی کے تمام مقتضیات پر غور کیا ہو۔ کیونکہ اس وقت "مصلح موعود" کے تعین کا سوال آپ کے پیش نظر نہیں تھا۔ بلکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچویں بیٹے کے متعلق پیشگوئی کی وضاحت پیش نظر تھی۔

آپ کو اس پیشگوئی کے مطابق پسر موعود کے تعین کا ہلکا سا خیال اس وقت ہوا۔ جب آپ نے ۱۹۱۴ء میں تقریر میں اس کا ذکر فرمایا۔ لیکن اس وقت بھی آپ نے کلی طور پر پیشگوئی کا مطالعہ نہیں فرمایا۔ اور احتیاطاً اس پر زور نہیں دیا۔ اور حالانکہ بعد میں آپ کے کارناموں سے وہ صفات کھلنے لگیں۔ جو مصلح موعود کی بتائی گئی ہیں۔ آپ نے بطور خود دعویٰ نہیں کیا۔ لیکن آپ انکار بھی نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے مختلف اوقات میں مختلف لوگوں کے سوالات پر آپ حالات کے مطابق جیسی جیسی بھی عقلاً آپ کو تفہیم ہوتی۔ آپ جواب دیتے رہے۔

سامانوی صاحب فرماتے ہیں۔

"چنانچہ جس خطبہ میں مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس میں فرماتے ہیں:۔

"لوگوں نے کہا۔ اور بار بار کہا۔ کہ آپ کی ان پیشگوئیوں کے بارہ میں کیا رائے ہے۔ مگر میری یہ حالت تھی، کہ میں نے سنجیدگی سے ان پیشگوئیوں کو پڑھنے کی بھی کوشش نہیں کی۔"

"آج (یکم فروری ۱۹۴۴ء کو) میں نے پہلی دفعہ وہ تمام پیشگوئیاں منگوا کر اس نیت سے دیکھیں کہ میں ان پیشگوئیوں کی حقیقت کو سمجھوں۔" (الفضل یکم فروری ۱۹۴۴ء)

اس سے تو ثابت ہوتا ہے کہ اس روز سے قبل کبھی آپ نے مصلح موعود کی پیشگوئیوں کو نہ پڑھا نہ دیکھا بلکہ آج پہلی دفعہ دیکھا۔"

"سخن فہمی عالم اسفل معلوم شد"

کیا دنیا میں کوئی ایسا الٹی عقل والا انسان بجز سامانوی صاحب کے ہو سکتا ہے۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس بیان سے وہ نتیجہ نکالے جو سامانوی صاحب نے نکالا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تو یہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے "تمام پیشگوئیوں" کو منگوا کر پہلی دفعہ ان پر سنجیدگی سے غور کیا اور سامانوی صاحب اس کا مطلب یہ نکالتے ہیں۔ کہ آپ نے کہا ہے۔ کہ میں نے ان کو نہ کبھی پڑھا۔ اور نہ کبھی دیکھا ہے۔ حالانکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا "پہلی دفعہ" سے اشارہ اس طریق کی طرف ہے۔ جو آپ نے ان پیشگوئیوں پر سنجیدگی سے غور کرنے کے متعلق اس وقت اختیار فرمایا۔

اس کو سمجھنے کے لئے ایک مثال لیجئے۔ ایک جج کے سامنے ایک اہم کیس پیش ہے

(باقی صفحہ ۸ پر)

منکرینِ خلافت کا غلط پراپیگنڈا

تبدیلیٔ عقیدہ کے الزام کا رد

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس — ربوہ

منکرین خلافت حقہ نے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے آج سے چالیس برس پہلے جو چال چلی تھی۔ اور اپنے پہلے عقیدہ میں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی ہیں تبدیلی کی تھی۔ جس کی وجہ سے عام طور پر مسلمانوں کی طرف سے انہیں "منافق" کا خطاب دیا گیا۔ اس پر پردہ ڈالنے کے لئے وہ آج کل یہ پراپیگنڈا کر رہے ہیں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹۵۳ء میں تحقیقاتی عدالت کے روبرو اپنے پہلے عقیدہ سے رجوع کر لیا ہے۔ چنانچہ پیغام صلح ۲۰ مارچ میں ایڈیٹر صاحب نے تائیدی نوٹ دیتے ہوئے ایک شخص محمد صدیق نامی سکنہ لیہ کا خط شائع کیا ہے۔ جس میں وہ جماعت مبائعین سے اپنی علیحدگی اور گروہ منکرین خلافت حقہ میں شمولیت کا باعث حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وہ بیان بتاتا ہے۔ جو آپ نے تحقیقاتی عدالت کے روبرو دیا تھا۔ چنانچہ لکھتا ہے۔ کہ اس بیان سے

"یہ معلوم کر کے مجھے سخت حیرانی ہوئی کہ آپ کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ حضرت صاحب کے نہ ماننے والے کافر نہیں۔ بلکہ مسلمان ہیں۔ اور حضرت صاحب کا ماننا جزو ایمان نہیں ہے۔ اس بیان کو پڑھ کر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ جماعت احمدیہ لاہور جو حضرت مولانا محمد علی صاحب کی قیادت میں ۱۹۱۴ء میں قائم ہوئی۔ اور جس کا آپ سے اختلاف اسی بناء پر تھا کہ آپ حضرت صاحب کے نہ ماننے والوں کو کافر سمجھتے تھے۔ اور وہ مسلمان مانتے تھے۔ ان کا عقیدہ بالکل صحیح تھا۔ اور آج تک ان کے ساتھ آپ کا لڑائی جھگڑا اور اختلاف بالکل ناحق اور ناواجب تھا۔"

خط کی عبارت صاف بتا رہی ہے کہ یہ کسی پیغامی کا لکھا ہوا ہے۔ مگر جس کے دستخط سے یہ شائع ہوا ہے۔ اسے ایڈیٹر صاحب پیغام صلح "فہمیدہ اصحاب" میں شمار کرتے ہیں۔ اس لئے ہم اس "فہمیدہ صاحب" سے یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ آج سے ۲۸ برس پہلے جیسا کہ اس نے خط میں لکھا ہے۔ جب وہ جماعت مبائعین میں شامل ہوا۔ اسے مبائعین اور منکرین خلافت کے مابین اختلاف کا بخوبی علم تھا۔ اور لازمی طور پر یہ بات بھی اس کے علم میں آئی ہوگی کہ فریقین اپنی اپنی تائید میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات پیش کرتے ہیں۔ جب اس نے جماعت مبائعین میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا ہوگا۔ تو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی وہی تشریح درست سمجھی ہوگی۔ جو جماعت مبائعین کرتی تھی اور منکرین خلافت حقہ کی تشریح کو غلط اور باطل سمجھا ہوگا۔ اگر یہ درست ہے۔ اور عقلاً یہی صورت درست ہو سکتی ہے۔ کیونکہ جماعت مبائعین کا کوئی عقیدہ ایسا نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات پر مبنی نہ ہو۔ پس ہم یہ دریافت کرتے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے (بفرض محال) اپنا نقطۂ نظر تبدیل کر لینے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی وہ تشریح جسے اس نے ۲۸ برس تک درست سمجھا کیونکر غلط ہو گئی۔ اور منکرین خلافت کی تشریح کیونکر درست بن گئی۔

نیز اگر جماعت مبائعین سے اس کی علیحدگی کا باعث فی الحقیقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا عدالتی بیان ہی ہے تو اسے آج سے تین سال پہلے جماعت مبائعین سے علیحدگی اختیار کرنی چاہیئے تھی۔ کیونکہ اس بیان پر تین سال گذر چکے ہیں۔ اسلئے عقلاً اس بیان کو علیحدگی کا باعث نہیں قرار دیا جا سکتا۔ ورنہ کیا وجہ تھی کہ وہ تین سال تک خاموش رہا۔ اور اس کی ایمانی غیرت حرکت میں نہ آئی۔

پھر ۲۸ برس کے عرصہ میں اسے یہ بھی معلوم ہو چکا ہوگا کہ مبائعین اور منکرین خلافت کے درمیان اصل اختلاف مسئلہ خلافت پر ہوا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی خلیفہ اور جانشین ہونا چاہیئے یا نہیں۔ مگر جب انہیں مسئلہ خلافت میں اپنی کمزوری اور شکست کا احساس ہوا کیونکہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی خلافت کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے مطابق ہونے کا اعلان کر چکے تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وصیت کو جس میں آپ نے اپنے بعد خلیفہ منتخب کرنے کی ہدایت کی تھی۔ صحیح تسلیم کر چکے تھے۔ اسلئے انہوں نے مسئلہ نبوت اور تکفیر کو دوسرے مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے آلہ کار بنایا۔ ورنہ وہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی تحریروں میں بارہا نبی لکھ چکے تھے۔

تبدیلیٔ عقیدہ کا الزام

یہ ایک بہتان ہے۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے تحقیقاتی عدالت کے روبرو یہ بیان دیا کہ

"حضرت صاحب کے نہ ماننے والے کافر نہیں بلکہ مسلمان ہیں"

بیان کے مندرجہ ذیل فقرات اس بہتان اور ناپاک پروپیگنڈے کی تردید کے لئے کافی ہیں

سوال از عدالت:۔ کیا مسیح یا مہدی کو نبی کا رتبہ حاصل ہوگا۔

جواب:۔ جی ہاں

سوال:۔ کیا مسیح یا مہدی کے ظہور پر اس پر ایمان لانا مسلمانوں کے عقیدہ کا ضروری جزو ہے

جواب:۔ جی ہاں۔ اگر کوئی شخص یہ سمجھ جاتا ہے کہ یہ دعوے درست ہے تو اسے ماننا اس پر فرض ہو جاتا ہے

سوال:۔ کیا ایک سچے نبی کا انکار کفر نہیں؟

جواب:۔ ہاں یہ کفر ہے۔ لیکن کفر دو قسم کا ہوتا ہے ایک وہ جس سے کوئی شخص ملت سے خارج ہو جاتا ہے۔ دوسرا وہ جس سے وہ ملت سے خارج نہیں ہوتا۔ کلمہ طیبہ کا انکار پہلی قسم کا کفر ہے۔ دوسری قسم کا کفر اس سے کم درجہ کی بدعقیدگیوں سے پیدا ہوتا ہے۔

پھر آپ نے وکیل کے سوال کے جواب میں یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت نہ کرنے والوں کے حق میں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ ان کی یہ تشریح فرمائی کہ

"جب میں کافر کا لفظ استعمال کرتا ہوں تو میرے ذہن میں دوسری قسم کے کافر ہوتے ہیں۔ جن کی میں پہلے ہی وضاحت کر چکا ہوں۔ یعنی وہ جو ملت سے خارج نہیں۔ جب میں کہتا ہوں کہ وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ تو میرے ذہن میں وہ نظریہ ہوتا ہے۔ جس کا اظہار کتاب مفردات راغب کے صفحہ ۲۴۰ پر کیا گیا ہے۔ جہاں اسلام کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک دون الایمان اور دوسرے فوق الایمان دون الایمان میں وہ مسلمان شامل ہیں۔ جن کے اسلام کا درجہ ایمان سے کم ہے۔ فوق الایمان میں ایسے مسلمانوں کا ذکر ہے۔ جو ایمان میں اس درجہ ممتاز ہوتے ہیں اور وہ معمولی ایمان سے بلند تر ہوتے ہیں۔ اسلئے جب میں نے یہ کہا تھا کہ بعض لوگ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ تو میرے ذہن میں وہ مسلمان تھے۔ جو فوق الایمان کی تعریف کے ماتحت آتے ہیں۔ مشکوٰۃ میں بھی ایک روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی ظالم کی مدد کرتا اور اس کی حمایت کرتا ہے۔ وہ اسلام سے خارج ہے۔ (لیکن باوجود اس کے ایسے شخص کو مسلم ہی کہا جاتا ہے۔ شمس)

سوال:۔ موجودہ ایجی ٹیشن کے شروع ہونے سے پہلے کیا آپ ان مسلمانوں کو جو مرزا غلام احمد صاحب کو نہیں مانتے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج نہیں کہتے رہے؟

جواب:۔ ہاں میں یہ کہتا رہا ہوں۔ اور ساتھ ہی میں کافر اور خارج از دائرہ اسلام کی اصطلاحوں کے اس مفہوم کی بھی وضاحت کرتا رہا ہوں۔ جس میں یہ اصطلاحیں استعمال کی گئی ہیں۔

سوال:۔ ذکر الٰہی صفحہ ۲۲ کو دیکھئے۔

"میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ دنیا میں دو گروہ ہیں۔ ایک مومن دوسرے کافر پس جو حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے والے ہیں۔ وہ مومن ہیں اور جو ایمان نہیں لائے خواہ ان کے ایمان نہ لانے کی کوئی وجہ ہو وہ کافر ہیں"۔

کیا یہاں لفظ کافر مومن کے مقابلہ پر استعمال نہیں ہوا۔

جواب:۔ اس عبارت میں مومن سے مراد وہ شخص ہے جو مرزا غلام احمد صاحب پر ایمان لاتا ہے اور کافر سے مراد وہ شخص ہے۔ جو آپ کا انکار کرتا ہے

عدالت کا سوال:۔ تو کیا مرزا غلام احمد صاحب پر ایمان لانا جزو ایمان ہے۔

جواب:۔ جی نہیں یہاں پر لفظ مومن صرف مرزا غلام احمد صاحب پر ایمان لانے کے مفہوم کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے نہ کہ اسلام کے بنیادی عقیدوں پر ایمان لانے کے مفہوم میں (مراد یہ ہے کہ آپ کو ماننا ایسا جزو ایمان نہیں کہ جس کے انکار سے انسان امت محمدیہ سے خارج ہو جاوے۔ شمس)

سوال:۔ تحقیقاتی عدالت نے آپ کی انجمن سے کچھ سوالات پوچھے تھے۔ جن کا جواب اگزیبٹ ۳۲۲ کی صورت میں موجود ہے کیا یہ جواب بھی صحیح طور پر آپ کی جماعت کے نظریات کی ترجمانی کرتا ہے۔

جواب:۔ جی ہاں۔ یہ جواب مجھے دکھایا گیا تھا۔ اور یہ میری جماعت کے نظریات کی صحیح طور پر ترجمانی کرتا ہے۔

اس میں دوسرا سوال یہ ہے۔ کہ جو مسلمان مرزا غلام احمد صاحب کو نبی بمعنی ملہم اور مامور من اللہ نہیں مانتے کیا وہ کافر ہیں۔

جواب:۔ کافر کے معنے عربی زبان میں نہ ماننے والے کے ہیں۔ پس جو شخص کسی چیز کو نہیں مانتا۔ اس کے لئے عربی زبان میں کافر کا لفظ ہی استعمال ہوگا۔ پس ایسے شخص کو جب تک وہ یہ کہتا ہے کہ میں فلاں چیز کو نہیں مانتا۔ اس کو اس چیز کا کافر ہی سمجھا جائے گا۔

ان تصریحات کی موجودگی میں منکرین خلافت کا یہ قول کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے بیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکر مسلمانوں کو

"کافر نہیں بلکہ مسلمان کہا ہے"

سوا سر افترا اور بہتان ہے۔ اور ایسا وہی کہہ سکتا ہے۔ جسے روز جزا و سزا پر ایمان نہ ہو۔

باقی آپ کا یہ فرمانا کہ وہ امت محمدیہ سے خارج نہیں۔ اور ان کے لئے عام اصطلاح میں مسلمان کا لفظ ہی استعمال ہوگا۔ بالکل درست ہے اور آپ نے اپنی کسی کتاب میں انہیں امت محمدیہ سے خارج قرار نہیں دیا اور ہمیشہ ان کے لئے مسلمان کا لفظ ہی استعمال کیا اور کفر و اسلام کی یہ تعریف بھی فرمادی:۔

"ہم میں اور ان (غیر احمدیوں ناقل) میں تو کفر کی تعریف میں اختلاف بھی بہت پایا جاتا ہے۔ یہ لوگ کفر کے یہ معنے سمجھتے ہیں۔ کہ "اسلام کا انکار" حالانکہ ہم یہ معنے نہیں کرتے اور نہ کفر کی یہ تعریف کرتے ہیں۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اسلام کے ایک حد تک پائے جانے کے بعد انسان مسلمان کے نام سے پکارے جانے کا مستحق سمجھا جاسکتا ہے۔ لیکن جب وہ اس مقام سے بھی نیچے گر جاتا ہے۔ تو گو وہ مسلمان کہلا سکتا ہے مگر کامل مسلم اُسے نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہ تعریف ہے جو ہم کفر و اسلام کی کرتے ہیں۔ اور پھر اس تعلیم کی بناء پر ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ ہر کافر دائمی جہنمی ہوتا ہے:"

فہمیدہ صاحب اور ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نوٹ کرلیں کہ کفر و اسلام کی یہ تشریح ۱۹۵۳ء کے فسادات کے بعد کی نہیں نہ تحقیقاتی عدالت کے روبرو پہلی مرتبہ کی گئی تھی۔ بلکہ یہ تشریح ۱۹۳۵ء کی ہے۔ جو الفضل یکم مئی ۱۹۳۵ء میں شائع شدہ موجود ہے۔ اسی طرح ستمبر ۲۷ء میں آپ نے شملہ میں ایک لیکچر دیا۔ جس میں آپ نے مختلف فرقہ ہائے اسلام کے اتحاد پر زور دیتے ہوئے فرمایا۔

"بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ جب ایک دوسرے کو کافر کہنے کا سوال ہے تو اتحاد کیسے ہوا! میں کہتا ہوں کہ یہ اعتراض غلط ہے ایک شیعہ اگر منارہ پر چڑھ کر دس ہزار مرتبہ کافر کہے یا کوئی اور دوسرے کو کافر کہے تو اس سے اتحاد پر اثر نہیں پڑنا چاہیئے۔ جب میں ایک ہندو سے مل کر گورنمنٹ سے متحدہ قومیت کے نام پر حقوق کا مطالبہ کرسکتا ہوں۔ تو کس قدر شرم کی بات ہوگی کہ ہم "مختلف فرقوں کے مسلمان" اتحاد اسلامی کے رنگ میں اسلامی حقوق کا مطالبہ نہ کرسکیں۔

میری بات کو اچھی طرح سمجھ لو۔ میرا فیصلہ یہ ہے۔ کہ جو فرقہ اپنے آپ کو مسلم کہتا ہے۔ اور قرآن مجید کی شریعت کو منسوخ قرار نہیں دیتا اس سے اتحاد کرلو قومی برکات اور انعام قومی اتحاد سے وابستہ ہے"۔ اسی لیکچر میں آپ نے فرمایا۔

"خدا تعالٰے نے میرے دل کو اسلام کے لئے درد دیا ہے۔ اور مسلمانوں کی حالت کو دیکھ کر مجھے جو تکلیف ہوتی ہے۔ خدا تعالٰے کے سوا اُسے کوئی نہیں سمجھتا"۔

اس کے بعد آپ نے نہرو رپورٹ پر تبصرہ لکھا۔ جس کا نام ہی یہ ہے

"مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ"

اس میں آپ نے مسلمانوں کے مطالبات کا ناقابل تردید دلائل کے ساتھ معقول ہونا ثابت کیا۔ اس میں آپ ایک جگہ فرماتے ہیں

"اور مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ جب تک کہ وہ نو مسلم لیگ کی پیش کردہ تجاویز کو قبول نہ کر لیا جائے اس وقت تک وہ کسی صورت میں بھی سمجھوتے پر راضی نہ ہوں"

۱۷ر دسمبر ۱۹۴۶ء کے الفضل میں آپ نے تحریر فرمایا۔

"پاکستان میں ہر مسلمان کے لئے قرآن مجید کا ترجمہ جاننا لازمی قرار دیا جائے"

۲۰ر دسمبر ۱۹۴۷ء کو بمقام لاہور جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"مجھے اللہ تعالٰے نے اپنی خاص مشیئت کے ماتحت پاکستان لایا ہے تاکہ مسلمانوں کی ایک مضبوط طاقتور حکومت بن جائے"

فہمیدہ صاحب اور ایڈیٹر صاحب پیغام صلح اور دوسرے منکرین خلافت بغور پڑھ لیں۔ کہ ان حوالجات میں جو ۱۹۵۳ء سے بہت پہلے کے ہیں۔ آپ کی کافر کی وہی تعریف کی ہے۔ جو آپ نے تحقیقاتی عدالت کے روبرو کی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منکر امت محمدیہ سے خارج نہیں ہوگا۔ اور گو مسیح موعود کے انکار کی وجہ سے اس پر کافر کا لفظ بھی اطلاق پائے گا۔ اور خدا کے نزدیک بھی حقیقی مسلمان نہیں ہوگا۔ لیکن عام اصطلاح میں اسے مسلمان کے نام سے ہی پکارا جائے گا۔ جیسا کہ مندرجہ بالا حوالجات میں انہیں مسلمان کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے۔ اور ہمیشہ آپ ایسا ہی کرتے رہے۔ پس ظاہر ہے کہ عدالتی بیان میں آپ نے پہلے عقیدہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ اور آپ کا مسلمانوں کو یہ کہنے کے باوجود کہ وہ مسلمان نہیں مسلمان کے لفظ سے یاد کرنا بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ڈاکٹر عبدالحکیم کے ایک خط کے جواب میں یہ لکھا

"کہ خدا تعالٰے نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے"

اور اسی طرح اپنی تقریر "احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے" میں مسلمانوں کی متعدد اعتقادی اور عملی غلطیوں کا ذکر کرکے فرمایا

"چونکہ وہ ایسی غلطیوں میں مبتلا ہیں اس واسطے اب اللہ تعالٰے ان لوگوں کو مسلمان

بنی آدم پہ لازم سجدۂ شکرانہ آتا ہے

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ربوہ

جو کوئی شور کرتا جھومتا مستانہ آتا ہے
تو یہ دُھن ہے کہ وہ کہہ دیں مرا دیوانہ آتا ہے

منایا ہے مگر اس شمع رُو نے جشنِ قربانی
کہ جو آتا ہے اک اُڑتا ہوا پروانہ آتا ہے

طرب انگیزئ دل پر نہ ہو حیران اے زاہد
پسند اس جانِ عالم کو یہی کاشانہ آتا ہے

تصور بعد میں خوشی بھی موقع کا نہیں جاتا
جب آتا ہوں تو میرے ساتھ ہی میخانہ آتا ہے

وہ خوش قسمت ہے آنکھوں کی وہ ٹھنڈک پائیگا آخر
کہ جس کو آتشِ الفت سے دل گرمانا آتا ہے

چمن میں رہنے والوں پر نہیں کوئی بھی پابندی
یہ آزادانہ جاتا ہے وہ بے باکانہ آتا ہے

وہی مسلم وہی مومن وہی عارف وہی واقف
جسے راہِ خدا میں اپنا سر کٹوانا آتا ہے

کبھی تھی نورِ ایماں سے مزیّن جنکی پیشانی
نظر آتے ہیں یوں جیسے نظر بیگانہ آتا ہے

اُلجھ پڑنے کی عادت ہے اُلجھ پڑتے ہیں ناحق
طریق منصفانہ ان کو آئے گا نہ آتا ہے

نہیں آتا انہیں قرآں نہیں آتا نہیں آتا
قدوری حفظ ہے۔ افسانہ در افسانہ آتا ہے
علم فقہ کی کتاب ہے

وہ کیسے فخر کیسے ناز سے کرتے ہیں یہ دعویٰ
کہ راہِ حق سے لوگوں کو انہیں بہکانا آتا ہے

خدا کی نعمتوں کو شمس کوئی گن نہیں سکتا
بنی آدم پہ لازم سجدۂ شکرانہ آتا ہے

نہیں جانتا. جب تک کہ وہ غلط عقائد کو چھوڑ کر راہِ راست پر نہ آجائیں. اور اس مطلب کے لئے خدا تعالےٰ نے مجھے مامور کیا ہے. کہ میں ان سب غلطیوں کو دور کر کے اصل اسلام پھر دنیا میں قائم کروں"۔

لیکن دوسری طرف آپ نے ہمیشہ مسلمانوں کو قومی لحاظ سے مسلمان ہی کہا۔ اور مسلمان کے نام سے ہی ان کا ذکر کیا۔ اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۷ میں آپ کے الہام "مسلماں را مسلماں باز کردند" میں بھی عام مسلمانوں کو مسلمان کا ہی نام دیا گیا ہے۔ مگر ایسے مسلمان کہ جنہیں پھر مسلمان بنانے کی ضرورت ہے۔

پھر ایک دوسرے الہام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے یہ دعا سکھلائی۔ رب اصلح امۃ محمد (تحفہ بغداد صفحہ ۲۳)

اے میرے رب امتِ محمدیہ کی اصلاح فرما۔ بس تمام مسلمانوں کو امتِ محمدؐ قرار دیا گیا۔ اس لئے جہاں کہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے متعلق یہ لکھا ہے کہ آپ کے منکر مسلمان نہیں۔ اس سے مراد حقیقی مسلمان ہونے کی نفی ہے۔

اور یہی بات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس بیان میں جو آپ نے تحقیقاتی عدالت کے روبرو دیا۔ وضاحت سے بیان کی ہے، کہ جہاں جہاں میں نے یہ لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکر کافر ہیں اور مسلمان نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ عام اصطلاح کے لحاظ سے بھی وہ مسلمان کے نام سے نہیں پکارے جائیں گے۔ اور اگر یہ بات قابل اعتراض ہے۔ تو منکرین خلافت جواب دیں۔ کہ جب اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ اطلاع دی۔ کہ جس نے آپ کی دعوت کو قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے، تو آپ کیوں انہیں مسلمان لکھتے رہے۔ چنانچہ "پیغام صلح" میں بھی جو آپ نے اپنی وفات سے ایک دو روز پہلے تحریر فرمایا تھا۔ لکھا "ہندو اور مسلمان اس ملک میں دو ایسی قومیں ہیں۔ کہ یہ ایک خیال محال ہے۔ کہ کسی وقت مثلاً ہندو جمع ہو کر مسلمانوں کو اس ملک سے باہر نکال دیں گے۔ یا مسلمان اکٹھے ہو کر ہندوؤں کو جلاوطن کر دیں گے۔"

"سو اے ہموطن بھائیو۔ قبل اس کے کہ وہ دن آویں۔ ہوشیار ہو جاؤ اور چاہیئے۔ کہ ہندو مسلمان باہم صلح کر لیں۔"

پس جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطلاع دیئے جانے کے کہ آپ کی دعوت کو قبول نہ کرنے والے مسلمان نہیں ہیں۔ پھر بھی عام اصطلاح کے لحاظ سے انہیں مسلمان کے نام سے خطاب کرتے رہے۔ اسی طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بھی عام اصطلاح کے لحاظ سے منکرین مسیح موعود علیہ السلام کو مسلمان کے نام سے یاد کرتے رہے۔ اور اس حقیقت کو آپ نے تحقیقاتی عدالت کے روبرو بیان کیا۔ پس آپ نے عدالتی بیان میں اپنے پہلے عقیدہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔

تبدیلیٔ عقیدہ تو منکرینِ خلافت نے کی ہے

اگر ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کے "فہمیدہ صاحب" اس وجہ سے جماعت مبایعین سے علیحدہ اور منکرین خلافت کے گروہ میں شامل ہوئے ہیں۔ اور مولوی محمدؐ علی مرحوم کو حق پر گردانتے ہیں۔ کہ ان کے زعم میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے عقیدہ میں تبدیلی کی۔ تو ہم ان کے سامنے سابق امیر منکرین خلافت کی چند تحریریں پیش کرتے ہیں۔ وہ انہیں بغور پڑھ کر بتائیں۔ کہ ان تحریرات کے لکھنے والے کو ان کا فہم رسا تبدیلیٔ عقیدہ کا ملزم گردانتا ہے یا نہیں؟

(۱) جناب سابق امیر منکرینِ خلافت مولوی محمدؐ علی مرحوم اختلاف سے پہلے لکھتے ہیں:۔

"یہ سلسلہ سچے معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے۔ اور یہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ کوئی نبی خواہ پرانا ہو یا نیا آپ کے بعد ایسا نہیں آسکتا۔ جس کو نبوت بدوں آپ کے واسطہ سے مل سکتی ہو۔" (ریویو جلد ۵ صفحہ ۲۴۲)

اختلاف کے بعد لکھتے ہیں:۔

"نبوت کا دروازہ ہرگز اس امت میں کھلا نہیں۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔"

۲۔ اختلاف سے پہلے (ا) خواجہ غلام الثقلین کو جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"آپ ایک مدعیٔ نبوت کے خلاف میدان میں نکلے ہیں"۔ (ریویو جلد ۵ صفحہ ۱۳۱)

(ب) نیز لکھتے ہیں:۔

"یہی وہ آخری زمانہ ہے۔ جس میں موعود نبی کا نزول مقدر تھا۔" (ریویو جلد ۶ صفحہ ۸۳)

(ج) اور لکھتے ہیں:۔

"ہم اب اس حالت میں ہو گئے ہیں۔ کہ اس نبی آخر زمان کے دعویٰ کی تصدیق سمجھنے کے لئے اندرونی شہادت پر غور کریں۔" (ریویو جلد ۶ صفحہ ۹۹)

(د) اور لکھتے ہیں:۔

"آیت کریمہ میں جن لوگوں کے درمیان اس فارسی الاصل نبی کی بعثت لکھی ہے۔ انہیں آخرین کہا گیا ہے۔" (ریویو جلد ۶ صفحہ ۹۶)

اختلاف کے بعد لکھتے ہیں:۔

"جو شخص اس امت میں سے دعویٰ نبوت کرے۔ وہ کذاب ہے نبوت تشریعی اور غیر تشریعی یکساں بند ہیں"۔ (النبوۃ فی الاسلام طبع اول صفحہ ۱۱۵)

(۳) اختلاف سے پہلے لکھتے ہیں:۔

"اگر آج نبوت کے برکات کسی پاک انسان کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ تو وہ قرآن شریف ہی کے ذریعہ سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے ہی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ خاتم النبیین یعنی انبیاءؑ کے لئے مہر ہیں۔ اب کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی مہر اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو۔" (ریویو ماہ جولائی ۱۹۱۰ء)

اختلاف کے بعد لکھتے ہیں:۔

"انبیاء علیہم السلام ایک قوم ہیں۔ اور کسی قوم کا خاتم یا خاتِم ہونا صرف ایک ہی معنی رکھتا ہے۔ یعنی ان میں سے آخری ہونا پس نبیوں کے خاتم کے معنے نبیوں کی مہر کے نہیں بلکہ آخری نبی ہیں۔" (بیان القرآن صفحہ ۱۵۱۵)

جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحقیقاتی عدالت کے روبرو اپنے عقیدہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ اس لئے "فہمیدہ صاحب" کی سراسیمگی بلاوجہ ہے۔ البتہ منکرین خلافت کے سابق امیر مرحوم کی مسئلہ نبوت کے بارہ میں تبدیلیٔ عقیدہ مذکورہ بالا تحریروں سے ظاہر و باہر ہے۔ اب دیکھیں کہ وہ مولوی محمدؐ علی مرحوم کو تبدیلیٔ عقیدہ کا ملزم گردانتے ہیں یا نہیں۔ اور اس بنا پر منکرین خلافت سے علیحدگی کا اعلان کرتے ہیں یا نہیں۔

اعتذار

آخر میں یہ ذکر کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں۔ کہ خاکسار صاحب مکتوب سے ذاتی طور پر واقف نہیں ہے۔ اور اس مضمون میں جو اسلوب کلام اختیار کیا گیا ہے۔ وہ ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کی تعریف کی بنا پر ہے۔ جو انہوں نے صاحب مکتوب کی لکھی ہے۔ اس لئے اگر صاحب مکتوب کو ہمارا اسلوب خطاب ناگوار گذرے۔ تو اس کا ذمہ دار ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کو قرار دیں نہ کہ ہمیں۔

و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

ضروری اعلان

ربوہ کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر کچھ مزید اراضی کالج کے جنوب مشرق میں بحساب چھ صد روپیہ -/۶۰۰ کنال دی جا رہی ہے۔ خواہشمند احباب کے لئے اب بھی موقعہ ہے۔ کہ اس رعایتی نرخ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فوراً اپنے لئے زمین ریزرو کرا لیں۔

نوٹ:۔ روپیہ کی ادائیگی کے ساتھ درخواست دینی ضروری ہے

(سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

درخواست دعاء

میری چھوٹی ہمشیرہ اس سال ایف ایس سی سکنڈ ایر میڈیکل کا امتحان دے رہی ہے۔ احباب اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

سمیع اللہ پروپرائٹر سپلنڈر انٹرنیشنل لاہور

موجودہ دور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دور ہے

فرمایا: (۱) "دوست اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ موجودہ دور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دور ہے یہ بھی ایک عظیم الشان دور ہے اور اس کے کاموں کا اثر قیامت تک باقی رہنے والا ہے۔ اس لئے جو شخص آج اس دور کے کسی اہم کام میں حصہ لیتا ہے"

(۲) "اور اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق قربانی کرتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ سے بہت بڑا اجر پانے کا مستحق ہے"

(۳) وہ احمدی جو ابھی تک بیرون ممالک کی تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت میں حصہ نہیں لے سکے وہ تحریک جدید میں اب اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق حصہ لیں اور اس کو بڑھ کر اپنا وعدہ لکھ کر ارسال فرمائیں۔ اگر ہو سکے تو اپنے وعدے کی رقم بھی ساتھ ہی ادا فرما دیں تا وہ وعدے کے ساتھ ہی ادا کرنے کے سبب سابقون الاولون میں بھی ہوں۔ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

(۴) "آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں۔ السابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش کرنا آپ کا حق ہے جسے حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے! آپ اس کوشش میں ضرور ہوں گے کہ آپ سابقون میں آجائیں۔ کیونکہ یہ آپ کا حق ہے جسے حاصل کرنا آپ کا فرض اولین ہے اور آپ کو یہ معلوم ہے کہ حضور ایدہ اللہ کا ارشاد ہے کہ

(۵) "میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ وعدے کریں وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ فائدہ پہونچے"

(۶) "چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ بہت جلد اپنے چندے ادا کر دیں"

(۷) پس آپ ابھی سے پوری کوشش فرمائیں کہ آپ کا وعدہ سال رواں بہت جلد سو فیصدی ادا ہو جائے تاکہ آپ سابقون کے ثواب کے حق دار ہوں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

مسجد دارالبرکات کا سنگ بنیاد

مورخہ ۲۴؍۳؍۵۷ بعد نماز عصر پانچ بجے محلہ دارالبرکات ربوہ کی مسجد کی بنیاد حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے رکھی۔ محلہ جات کے صدران اور مقتدر اصحاب نے اس تقریب میں شرکت کی۔ اس موقعہ پر مٹھائی بھی بانٹی گئی۔

بنیادی اینٹ پر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دعا کرائی گئی تھی۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ خانۂ خدا کی جلد از جلد تکمیل کے لئے دعا فرمائیں۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد دارالبرکات ربوہ

قیمت اخبار الفضل بذریعہ منی آرڈر

مندرجہ ذیل احباب کرام خریداران الفضل کی قیمت اخبار ماہ مارچ میں ختم ہو گئی ہے لہٰذا ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی قیمت اخبار حسب استطاعت سالانہ ششماہی یا سہ ماہی بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما کر ہمیں اپنا ممنون بنائیں۔

بصورت دیگر ۱۵ اپریل ۵۷ء کے بعد تا وصولی قیمت ان کی خدمت میں اخبار نہیں بھیجا جا سکے گا۔

(مینیجر الفضل)

مختصر نام	نمبر خریداری	تاریخ اختتام قیمت
میاں ابراہیم صاحب	۱۷	۲۰ مارچ
مبارک علی صاحب	۲۰	۶ ״
چوہدری فتح محمد صاحب	۲۱	۳۱ ״
سید اقبال حسین شاہ صاحب	۲۲	۳۱ ״
ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب	۲۵	۱۱ ״
عزیز محمد خانصاحب	۳۵	۳۱ ״
ڈاکٹر احمد دین صاحب	۴۰	״ ״
فضل محمد صاحب	۷۸	״ ״
چوہدری محمد شفیع صاحب	۱۰۸	״ ״
ایف۔ ڈی۔ پال صاحب	۱۰۹	۱۵ ״
سید داؤد مظفر شاہ صاحب	۱۱۳	۳۱ مارچ
شیخ محمد دین صاحب	۱۱۵	۱۵ ״
چوہدری غلام احمد صاحب	۱۳۵	۹ ״
چوہدری محمد حسن صاحب	۱۶۴	۳۱ ״
سید حبیب الرحمٰن صاحب	۱۷۱	״ ״
چوہدری احمد خانصاحب	۱۷۳	۲۵ ״
خواجہ ثناء اللہ صاحب	۲۳۶	۲ ״
خوشی محمد صاحب	۲۳۷	۱۷ مارچ
مس فیروز دین صاحب	۲۴۰	۱۶ ״
محمد ابراہیم صاحب	۲۴۲	۳۱ ״
چوہدری رشید احمد خانصاحب	۲۴۳	۱۶ ״
مستری اللہ دتہ صاحب	۲۵۱	۳۱ ״
بشیر الدین اینڈ کو	۲۸۳	۱۶ مارچ
حکیم محمد ابراہیم صاحب	۲۸۹	۳۱ ״
ڈاکٹر ایم۔ اے۔ قریشی صاحب	۳۱۰	۳۱ ״
میاں عبداللطیف صاحب	۳۱۹	۸ ״
ملک احمد صاحب اعجاز	۳۲۹	۲۷ ״
ملک عبدالرحمٰن صاحب	۳۶۱	۱۵ ״
شاہ جی محمد اکبر صاحب	۳۶۲	۲۵ ״
سید عبدالقیوم صاحب	۳۷۴	۳۱ ״
نسیم فاروقی صاحب	۳۷۵	۳۱ ״
محمد عظیم الدین صاحب	۳۷۹	۲۵ ״
ماسٹر محمد شفیع صاحب	۳۸۲	۲۲ ״
میاں محمد یوسف صاحب	۳۸۷	۳۱ ״
چوہدری جہانگیر صاحب	۳۸۸	۱۴ مارچ
والدہ عبدالدار عبدالمالک صاحب	۴۰۴	۶ ״
چوہدری اللہ داد صاحب	۴۱۴	۹ ״
رشید احمد صاحب	۴۱۹	۱۵ ״
چوہدری محمد اسحٰق صاحب	۴۲۴	۵ ״
میاں صدرالدین احمد صاحب	۴۳۱	۹ ״
مصلح الدین صاحب	۴۴۳	۲۲ ״
چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب	۴۵۶	۱۳ مارچ
ایم اے بیگم صاحبہ	۴۷۵	۲۱ مارچ
منشی محمد موسیٰ صاحب	۴۸۲	۱۹ ״
سعید احمد صاحب کوکب	۴۸۷	۲۳ ״
کیپٹن وہاب دین صاحب	۴۹۰	یکم مارچ
ڈاکٹر محمد یونس صاحب	۴۹۶	۱۲ مارچ
حکیم عبدالغنی صاحب	۴۹۹	۲۴ ״
عبدالقادر صاحب	۵۰۱	۲۶ ״
سردار احمد صاحب	۵۰۲	۲۶ ״
ملک عبدالجبار خان صاحب	۵۰۶	۳۱ ״
محمد علی صاحب	۵۶۱	۳۱ ״
محترمہ عائشہ صاحبہ	۵۶۷	یکم مارچ
محمد شریف صاحب	۵۶۸	۶ ״
صاحبزادہ صاحب	۵۷۱	״ ״
دین محمد صاحب	۵۷۶	۲ مارچ
محمد حیات صاحب	۵۷۷	۱۹ ״
چوہدری عبدالعزیز صاحب	۵۸۴	۲۸ ״

(باقی وارد)

تحریک جدید کے جہادِ تبلیغ میں مجاہدین فی سبیل اللہ کی شاندار قربانیاں

مجلس مشاورت کے لئے مشرقی پاکستان سے مکرم محمد عمر بشیر احمد صاحب جنرل سیکرٹری اور مکرم مولوی محمد سلیمان صاحب سیکرٹری مال ڈھاکہ تشریف لائے اور انہوں نے ۲۳۰۰/- روپیہ داخل فرمایا جس کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) ایک ہزار روپیہ تو مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب امیر جماعتہائے مشرقی پاکستان کا تھا۔ اس میں ۵۰۰/- روپیہ تو دفتر دوم کے سال ۱۳۴۵ کا اور پانچ سو روپیہ انہوں نے اپنے دفتر دوم کے سال اوّل سے سال بارہ تک دیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اب آپ کے تیرہ سال دفتر دوم ہر سال اضافہ سے سو فیصدی پورے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مال و دولت میں برکت دے اور بیش از پیش قربانیوں کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(۲) مکرم مولوی محمد سلیمان صاحب نے گزشتہ سال ۲۵۰/- سال بارہ میں دیا تھا۔ اور نئے سال کے لئے پہلے آپ نے ۳۰۰/- کا وعدہ لکھوایا اور جب آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حقائق و معارف سے پُر خطبات پڑھے اور ان سے آپ کے ایمان اور اخلاص میں ترقی ہوئی اور پھر آپ پر تحریک جدید کے جہادِ تبلیغ کی اہمیت اور ضرورت کا گہرا اثر ہوا تو آپ کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی کہ آپ نے اپنے پہلے تین سو روپیہ کے وعدے کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ایک ہزار کر کے پیش فرمایا۔ اور اب مجلس مشاورت میں شرکت کے لئے تشریف لائے تو اس ایک ہزار میں مزید ایک سو روپیہ کا اور اضافہ کر کے گیارہ سو روپیہ داخل فرمایا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بیش از پیش قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے ؎

"کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصرِ دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا
چناں خوش دار او را اے خدائے قادرِ مطلق
کہ در ہر کاروبار و حال او جنت شود پیدا" (مسیح موعودؑ)

(۳) دو صد روپیہ اس میں مکرم محمد عمر بشیر احمد صاحب جنرل سیکرٹری صوبائی انجمن ہائے کا ہے جو سال رواں کا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(۴) مکرم ایم اے سلام صاحب سید پور دیناج پور کا وعدہ نئے سال کا ایک سو روپیہ تھا انہوں نے بذریعہ ڈرافٹ ارسال فرما کر اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا کرے۔ آپ نے لکھا ہے کہ گذشتہ سالوں کا بقایا بھی انشاء اللہ العزیز جلد تر ادا کروں گا اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

وہ احباب جن کے ذمہ گذشتہ سالوں میں سے دفتر اول و دوم کے کسی سال کا کچھ بقایا ہے وہ ادا کر کے تحریک جدید کے تبلیغ اسلام کے فنڈ کو مضبوط تر کریں اور جن کے ذمہ ابھی سال رواں کا چندہ تحریک جدید ابھی تک واجب الادا ہے وہ کوشش فرمائیں کہ ان کے وعدے اگر اپریل کے پہلے عشرہ میں ادا ہو جائیں تو ان کا یہ اقدام ۳۱ مارچ میں ہی شمار ہوگا۔ ورنہ انہیں یکمشت یا دو قسطوں میں یعنی اپریل و مئی میں ادا کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ ۳۱ مئی تک ادائیگی بھی سابقون میں شامل کرتی ہے۔

(۵) جماعت رادھن ضلع حیدر آباد سندھ کے سیکرٹری مال شیخ عظیم الدین صاحب سوداگر چرم اپنا ۱۵۰/- اور دفتر دوم کے احباب کا ۱۵۶/۸ روپیہ مجلس مشاورت پر داخل کر کے جماعت کا وعدہ سو فیصدی پورا کرتے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(۶) شیخ عبد الرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نا ظم آباد نے جن کو سال رواں کا اپنا چندہ معہ اپنے خورشید دفتر ماں کے ۱۳۱/- روپیہ ادا کرنا تھا ارسال فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میری تنخواہ رکی ہوئی تھی۔ حضرت اقدس کے کراچی کے قیام میں میرے لڑکے شیخ عبد الوہاب صاحب مرکزی سیکرٹری مال اور ان کی اہلیہ صاحبہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی درخواست کی تو حضور نے فرمایا کہ "تنخواہ مل جائے گی" اس کے دوسرے دن ایسا تغیر ہوا کہ مجھے دو ہفتہ کے اندر تنخواہ مل گئی۔ اور میں سب سے پہلے تحریک جدید کا چندہ اور وصیت کا چندہ بھیج رہا ہوں۔ ایسے دوستوں کی بہت سی تعداد ہے کہ احباب نے اپنی مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا کی عرض کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا کو قبول فرما کر احباب کی مشکلات دور کر دی ہیں

(۷) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے تبلیغی مالی جہاد کا راستہ ان کے لئے کھول دیا ہے جو کہتے ہیں کہ

"کاش ہم بدر یا احد یا احزاب کا موقعہ پا لے تو اپنی جانیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیتے۔ مگر اس امر کو بھول جاتے ہیں کہ اصل قربانیوں کا میدان اب بھی ان کے لئے کھلا ہے۔ آج بھی وہ ایسی قربانیاں کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتے ہیں جس طرح صحابہؓ نے کی۔ مگر

تم میں کتنے ہیں جو اس خواہش کے باوجود قربانیوں میں استقلال دکھاتے اور ہر وقت قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں اور اپنے فرض کی ادائیگی میں سستی سے کام نہیں لیتے"

عہدہ داروں کی یہ شالیں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پیش کرتے ہوئے مشرقی پاکستان و مغربی پاکستان کے عہدہ داران اور ان کی جماعتوں کے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اس سال کے جہادِ تبلیغ کے وعدہ کو اگر ۳۱ مارچ تک سو فیصدی پورا کرنے میں باوجود جدوجہد کے قاصر رہے ہیں تو ماہ اپریل میں ضرور پورا کریں اور اس وجہ سے کہ اب ۳۱ مارچ گذر گئی ہے وہ اپنی کوشش کو ڈھیلا نہ کریں کیونکہ اب اپریل کی ادائیگی بھی ان کو سابقون میں داخل کرے گی۔ کیونکہ یہ پہلی ششماہی کے اندر ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

چندہ مسجد ہالینڈ اور احمدی مستورات کا فرض

جیسا کہ بہنوں کو علم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہم احمدی مستورات پر احسان فرماتے ہوئے ہر ثواب میں شامل ہونے کی تحریک میں ضرور شامل فرماتے ہیں۔ اسی طرح حضرت اقدس نے ہم احمدی مستورات کو ہالینڈ میں مسجد تعمیر کرنے کے لئے خالصۃً احمدی مستورات سے اپیل کی کہ وہ محض اپنے چندہ سے اس مسجد کو تعمیر کروائیں۔

بہنوں کو علم ہے کہ یہ مسجد تعمیر ہو کر مکمل ہو چکی ہے اور اس کا ماڈل بھی گذشتہ سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بہنیں اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کر چکی ہیں۔ لیکن اس مسجد کی تعمیر پر خرچ کے اندازہ سے بہت زیادہ رقم خرچ ہو چکی ہے اور ہم نے ابھی ۴۴ ہزار کی رقم (جو کہ قرض لے کر خرچ کی گئی تھی) ادا کرنی ہے۔

میں اس اعلان کے ذریعہ تمام لجنات اماء اللہ سے خاص طور پر اور باقی احمدی بہنوں سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ چندہ مسجد ہالینڈ کو فراموش نہ کریں۔ بلکہ یہ مصمم ارادہ کریں کہ ہم نے اس رقم کو جلد از جلد پورا کر کے دم لینا ہے۔ سو بہنیں اس چندہ کی وصولی اور ادائیگی کی طرف پُر زور کوشش کر کے چندہ مسجد ہالینڈ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

آپ پریشان کیوں ہیں؟
اس لئے .... کہ

- ماہوار آمدنی معقول ہونے کے باوجود کچھ پتہ نہیں چلتا کہاں خرچ ہو جاتی ہے۔
- اپنے چھوٹے بچوں کی تعلیمی ضروریات وغیرہ کے لئے ابھی تک کوئی روپیہ محفوظ نہیں ہو سکا
- اپنے بچوں اور بچیوں کی شادی کے اخراجات پہاڑ کی طرح سر پر کھڑے ہیں۔
- قرض لینے کو دل نہیں چاہتا اور نہ کوئی اس زمانہ میں قرض دینے کے لئے تیار ہی ہے

اس پریشانی کا حل تو بالکل آسان ہے یعنی اپنے خرچ پر کنٹرول کریں اور آج سے پورے صبر و استقلال کے ساتھ مسلسل دس سال تک اپنی آمد کا کم از کم ⅒ حصہ اپنی امانت ذاتی صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں جمع کراتے جائیں نہ صرف پریشانی دور ہوگی بلکہ آپ کی مالی حالت بھی انشاء اللہ مضبوط ہو جائے گی۔

افسر انچارج صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ

لائلپور جھنگ اور سرگودھا کے صحافیان کرام کا اجتماع

(بقیہ صفحہ ۱)

ایڈیٹر روزنامہ "عوام" جناب جی اے رشید صاحب ایڈیٹر "ڈیلی بزنس"۔ جناب لطیف اکرم صاحب سب ایڈیٹر "عوام" جناب رشید افروز پوری صاحب جھنگ۔ جناب خان جلال خان صاحب بلوچ جھنگ، جناب ارشد بھٹی صاحب نمائندہ اے پی پی سرگودھا جھنگ کے جناب رشید بھٹی صاحب جناب ملک خورشید صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ "للکار"۔ لائلپور، جناب حنیف یعقوب صاحب نمائندہ مسلم کمرشل دائمز دستگیری۔ جناب ملک عمر دراز صاحب ایڈیٹر "پیغام قائد" سرگودھا اور جناب عرفان چغتائی صاحب سٹاف رپورٹر "نوائے وقت" لائلپور نے حصہ لیا۔ ان سب حضرات نے صحافیوں کی مشکلات اور ان پر قابو پانے کے طریقوں پر روشنی ڈالنے کے علاوہ ان اضلاع میں صحافت کے معیار کو بلند کرنے کے لئے بعض ٹھوس تجاویز پیش کیں۔

علاقائی تنظیم قائم کرنیکا فیصلہ

تبادلۂ خیالات کی روشنی میں جناب خلیق قریشی صاحب نے حسب ذیل قرارداد پیش کی جسے جناب ملک عمر دراز صاحب کی تائید کے بعد اجلاس میں شریک پچاس کے قریب صحافیان کرام نے متفقہ طور پر منظور کیا۔

"صحافیوں کا یہ اجتماع تجویز کرتا ہے کہ اخبار نویسوں کی ایک علاقائی تنظیم "ریجنل پریس ایسوسی ایشن" کے نام سے قائم کی جائے۔ اس میں اضلاع لائلپور جھنگ اور سرگودھا کے وہ تمام احباب شامل ہوں۔ جو اخبارات سے بطور مالک، ایڈیٹر، کارکن صحافی اور نامہ نگار متعلق ہیں۔

چنانچہ اس اجتماع کو عارضی اور بنیادی ایسوسی ایشن تسلیم کیا جائے۔ اور ایسوسی ایشن کے اغراض و مقاصد اور قواعد و ضوابط کے لئے ایک سب کمیٹی تشکیل کی جائے۔

یہ سب کمیٹی ڈیڑھ ماہ کے اندر متعلق امور پر اپنی رپورٹ مکمل کر کے ایسوسی ایشن کے اجتماع میں پیش کرے گی۔ اور اس کے بعد قاعدہ انتخابات وغیرہ ہوں گے"۔

کنوینگ کمیٹی کا انتخاب

مذکورہ بالا قرارداد کی روشنی میں ایک کنوینگ کمیٹی کا انتخاب عمل میں آیا۔ چنانچہ حسب ذیل ممبران منتخب کئے گئے۔

۱۔ ہمایوں ادیب صاحب یا عرفان چغتائی صاحب۔ ۲۔ اشرف طاہر صاحب۔ ۳۔ سید مزمل حسین شاہ صاحب۔ ۴۔ خلیق قریشی صاحب ۵۔ ارشد بھٹی صاحب ۶۔ ملک عمر دراز صاحب۔ ۷۔ حسنین اختر صاحب جعفری۔ ۸۔ رشید افروز پوری صاحب۔ ۹۔ بلال زبیری صاحب۔ ۱۰۔ خان جلال خان صاحب بلوچ۔ ۱۱۔ ابو العطاء صاحب ۱۲۔ مسعود احمد صاحب نیز قرار پایا کہ یہ سب کمیٹی تین مزید اصحاب کو co-opt کر سکتی ہے۔

دیگر فیصلے

بعد ازاں رشید بھٹی صاحب جھنگ کی پیش کردہ حسب ذیل قرارداد کامل اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔ جھنگ کے جناب رشید افروز پوری صاحب اس کے موید تھے۔

"نمائندگان اخبارات کا یہ اجتماع صوبائی اور مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ . . . . مغربی پاکستان میں صحافت کی ہمہ گیر ترقی اور استحکام کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں۔ اور اس کے لئے فوری طور پر حسب ذیل طریقے اختیار کئے جائیں۔

(ا) سرکاری اشتہارات بلا تخصیص جاری کئے جائیں۔ ہر باقاعدہ اشاعت والا اخبار خواہ روزنامہ ہو یا سہ روزہ ہفت روزہ ہو یا پندرہ روزہ انہیں اشتہارات کی منظور شدہ فہرستوں پر لایا جائے اس سلسلہ میں اشاعت کی باقاعدگی کے سوا اور کوئی معیار یا شرط سامنے نہ رکھی جائے

(ب) نیوز پرنٹ کی درآمد کے لئے جہاں جہاں انفرادی لائسنس جاری کرنے ممکن نہ ہوں وہاں متعلقہ اخبار نویسوں کی سوسائٹیوں کو لائسنس جاری کئے جائیں۔ اور ان کے راستوں سے مشکلات ہٹائی جائیں۔ جو کہیں سرکاری پالیسی کے نام سے اور کہیں تجارت کے نام سے پیدا ہو چکی ہیں۔

(ج) وفاقی اور صوبائی مراکز میں اور اضلاعی صدر مقامات پر منعقدہ تمام تقاریب میں شرکت اور شمولیت کے لئے آسانیاں بہم پہنچائی جائیں۔ اور مجلسی طور پر اخبارات سے متعلق تمام افراد کو جب تک کوئی واقعات ان کے خلاف ثابت نہ ہوں، باعزت اور معتمد علیہ شہری سمجھا جائے"۔

عصرانہ

شام کو احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کی طرف سے جملہ مہمان صحافیوں کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر ایک عصرانہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں بعض مقامی احباب کے علاوہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲ سے آگے)

بس میں پچاس سو شہادتیں ہیں۔ دوران سماعت میں جوں جوں شہادتیں گذرتی ہیں۔ مختلف اوقات میں جج کوئی کوئی ریمارک بھی کر دیتا ہے۔ تمام کیس شروع سے لے کر آخر تک وہ سماعت کرتا ہے۔ جب تمام شہادتیں ہو چکتی ہیں۔ تو وہ فیصلہ کے لئے قلم اٹھانے سے پہلے اگر تمام کیس کو بحیثیت مجموعی مطالعہ کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ میں نے کیس پر غور کرنے کے لئے تمام کارروائی آج پہلی دفعہ پڑھی ہے۔ تو کیا اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ میں نے کیس کی کارروائی نہ دیکھی نہ سنی اور کیا وہ جھوٹ بولنے یا تضاد بیانی کا مرتکب ہوتا ہے۔ حالانکہ تمام کیس خود اسی نے سماعت کیا ہے۔ اور تمام شہادتیں جرم اور اسکی نوعیت اور اس کے این وآن اس کے سامنے پیش ہوتے رہے ہیں۔ اور وہ گاہ بگاہ مختلف حالات میں مختلف ریمارکس بھی کرتا رہتا ہے۔ تو کیا ایسا کہنے سے وہ مجرم ٹھہرے گا۔

بات یہ ہے۔ کہ دشمنی انسان کی عقل بھی مار دیتی ہے۔ اور اس کو سیدھی چیز بھی ٹیڑھی نظر آتی ہے۔ سامانوی صاحب کے سامنے "تلاش حق" کا سوال نہیں۔ کہ وہ ٹھہر کر سوچیں کہ وہ کیا لکھنے لگے ہیں۔ انہیں تو یہ لگن لگی ہے۔ کہ کسی نہ کسی طرح خواہ کچھ ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے کو "نیک" نہ ثابت ہونے دیا جائے۔ وہ اتنا بھی تو نہیں سوچتے۔ کہ بیالیس سال سے کئی ایک خلافت کے ہمالہ سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گئے۔ مگر آنکھ پر جو پٹی بندھ گئی سو بندھ گئی۔ انہیں ہر بات میں فریب دھوکا چالاکی نظر آتی ہے۔ اسی طرح جس طرح مخالفین اسلام یا دیوں اور آریوں کو نظر آتی ہے۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جس طرح پہلے ناکام ہوئے ہیں۔ وہ بھی اسی طرح ناکام ہوں گے۔

ولن تجد لسنت اللہ تبدیلاً

(باقی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷